# سید کائنات ﷺ اور فصاحت و بلاغت

تحریر: افتخار احمد سلفی

کون و مکان کے خالق کی سنت یہ ہے کہ وہ ظرف کے مطابق مظروف عطا کرتا ہے اس نے جس سے کچھ کام لینا ہوتا ہے اس میں اس کی صلاحیت خود ودیعت کرتا ہے۔ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے اسباب بھی خود پیدا کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ نبوت و رسالت کے منصب کے لئے اپنے بندوں کو چنتا رہا ہے، کبھی آدم ؑ کو کبھی نوح ؑ کو، کبھی آل ابراہیم ؑ کو اور کبھی آل عمران کو منتخب کرتا رہا ہے، ظاہر ہے جب سب سے بڑی اور آخری ذمہ داری سونپنے کا وقت آیا تو اس کے لئے جس ذات کو چنا ہوگا اس میں ان تمام صلاحیتوں کو ودیعت کر دیا ہوگا جو اس ذمہ داری کا تقاضا کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی سنت یہ رہی ہے کہ جس دور میں جس چیز کا زور ہوتا تھا اسی سے متعلق انبیاء کو معجزہ عطا ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ساحری کا چرچا تھا۔ چنانچہ ید بیضاء اور عصائے موسوی اس کا جواب تھا جس نے سب جادوگروں کو لاجواب کر دیا تھا، حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی قوم کو اپنے "فن طب" پر ناز تھا مگر کوڑھیوں اور مادر زاد اندھوں کو شفا دینے سے وہ قاصر تھے۔ موت کا علاج ان کے پاس نہ تھا۔ قرآن کریم نے صراحتاً بیان کر دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کوڑھیوں مادر زاد اندھوں کو شفا دیتے حتیٰ کہ مردوں کو بھی باذن الٰہی زندہ کر دیتے تھے۔

حضور اکرم نبی محترم رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم جس عہد میں تشریف لائے اور جس کی طرف آپ کی اولین بعثت ہوئی اس میں فصاحت و بلاغت اور زبان آوری کا چرچا تھا اس قوم میں جو مقام شاعر و ادیب کو حاصل تھا وہ مقام کسی اور کو حاصل نہ تھا۔ شاعر یا خطیب خود معزز تھا جس قبیلہ میں وہ پیدا ہوتا وہ قبیلہ بھی معزز ہو جاتا لوگ اسے مبارک باد دیتے اور اس کی عزت کرتے اس لئے آپ ﷺ کو جو سب سے بڑا معجزہ عطا ہوا وہ فصاحت و بلاغت سے متعلق ہے تاکہ وہ قوم جو اپنی زبان آوری پر متفخر ہے۔ اپنی اجتماعی

کوششوں کے باوجود اس نبی کی فصاحت و بلاغت کا مقابلہ نہ کر سکے پھر یا تو ساکت و مبہوت ہو جائے یا حق و صداقت کا یقین کر کے دولت ایمان سے مالا مال ہو جائے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے معجزہ کا ذکر ایک حدیث میں کیا ہے۔ "اعطیت بجوامع الکلم" ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے۔

(مسلم باب المساجد۔ بخاری باب دعاء النبی الی الاسلام)

اس حدیث کی تشریح میں محدثین کرام نے لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو فصیح و بلیغ بنایا۔ آپ مختصر عبارت سے دقیق اور غامض پر از حکمت مفاہیم و معانی کو باآسانی ادا فرمادیتے تھے۔

## فصاحت نبوی ﷺ سلف اور خلف کی نظر میں:۔

۱)۔۔۔ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کا علم و فضل دنیا میں بہت بلند مقام ہے کسی علمی محفل میں ان سے سوال کیا گیا تھا۔ من ابلغ الناس؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

سب سے زیادہ فصیح و بلیغ کون ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا "رسول اللہ ﷺ " (البیان ۱/۳۱۴)

۲)۔۔۔ ام معبد رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے بلیغانہ انداز تکلم اور اسلوب خطابت کی بہت خوبصورت الفاظ میں نہایت عمدہ تصویر کشی کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔

"حلو المنطق افصل، لا نزد، ولاهذر، كان منطقه خرذات نظمن كان جهيرا الصوت، حسن النغمة"

آپؐ شیریں کلام تھے، ہر بات نہایت واضح ہوتی تھی، نہ قلیل الکلام تھے، نہ فضول الکلام تھے، آپؐ کا کلام معجز تو موتی تھے جو لڑی میں پروئے گئے ہوں آپؐ کی آواز بلند و گرجدار تھی جس میں خوبصورت نغمگی پائی جاتی تھی۔

۳)۔۔۔ قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے سیرت نبویؐ کے موضوع پر ایک کتاب بنام الشفاء

بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ لکھی ہے' اس کتاب میں ایک فصل آنحضرت ﷺ کی فصاحت و بلاغت کے لئے مختص ہے اس میں قاضی عیاض فرماتے ہیں۔

"جہاں تک فصاحت لسانی اور بلاغت زبانی کا تعلق ہے تو نبی ﷺ اس میدان میں افضل ترین مقام کے مالک تھے۔ آپ کا مرتبہ فصاحت کسی سے پوشیدہ نہ تھا۔ طبیعت کی سلاست و روانی' معانی پیدا کرنے کا کمال' جامع و مختصر جملے بولنا' ستھرے اور چمک دمک والے الفاظ' صحت معانی اور ہر بات بے تکان اور بے تکلف و تصنع بولنا' آپ کی فصاحت و بلاغت کا حصہ تھا آپ کو جوامع الکلم عطا کئے گئے۔

۴)۔۔۔ اعلام النبوہ' علامہ ابو الحسن الماوردی لکھتے ہیں:

آپ سب سے زیادہ فصیح اللسان' واضح البیان مختصر الکلام تھے' آپ کے الفاظ سب سے زیادہ وزنی ہوتے اور آپ کے معانی سب سے زیادہ صحیح ہوتے۔ (اعلام النبوہ صفحہ ۱۰)

## فصاحت اور بلاغت کی چند مثالیں:۔

حضور سرور کونین ﷺ کے بیحد و بے شمار حکمت آگیں فصاحت نظام و بلاغت القیام کلام سے جو ان مذکورہ اوصاف سے کہیں زیادہ خوبیوں کے حامل ہیں یہ چند لطیف' پاکیزہ' مقدس و معطر معنی افریں اور سبق آموز کلمات پیش خدمت ہیں جو فصاحت و بلاغت اور اعجاز کلام کے نادر نمونے ہیں۔

۱)۔۔۔ "انما الاعمال بالنیات و(انما) لکل امریء مانوی" (بخاری ۲/۱)

"عمل کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کیلئے وہی کچھ ہے جسکی اس نے نیت کی۔"

یہ آپ ﷺ کی کلام کا ذرا سا ٹکڑا ہے یہ اپنے اندر کتنے غامض نکات رکھ کر بیٹھا ہوا ہے کہ اگر انسان کی نیت صاف ہوگی تو اس کے سارے اعمال درست و صحیح ہونگے ورنہ نیت کے فساد پر......

۲)۔۔۔ "الدین النصیحۃ" (بخاری کتاب الایمان باب ۴۲)

دین اخلاص و خیر خواہی کا نام ہے۔

انسان کا کوئی عمل دین کہلانے کا مستحق نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ وہ خلوص، سچائی، اور صفائی باطن پر مبنی نہ ہو گا گویا دین کی روح اخلاص ہے۔

۳)—"من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ" (ترمذی)

"کسی آدمی کے اسلام کی اچھائی یہ ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔"

زندگی کی وہ تمام باتیں لایعنی کے حکم میں داخل ہیں جو غیر ضروری، فضول، بے فائدہ، دور از کار اور غیر متعلق ہیں، قرآن میں مسلمانوں کی ایک خصوصیت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ وہ لغویات سے منہ پھیرنے والے ہیں "ھم عن اللغو معرضون (المومنون ۳/۲۳)

"لغو یا لایعنی کی شناخت انسان کی فطرت سلیمہ خود کر لیتی ہے"۔

۴)—"من لا یرحم لا یرحم" (بخاری کتاب الادب باب ۱۷)

"جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔" (مسلم الفضائل باب ۱۵)

اس بات کو اردو شاعر نے یوں بیان کر دیا ہے۔

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

۵)—"انزلوا الناس بمنازلھم" (ابو داؤد)

لوگوں کو ان کی حیثیت اور مرتبے کے مطابق جگہ دو یہ بھی آداب معاشرت کا ایسا مسئلہ ہے جس کو نظرانداز کرنے سے بہت سی معاشرتی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

۶)—"الناس کلھم سواء کاسنان المشط"

یعنی سب لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں۔

سب انسان ایک باپ کی اولاد ہیں، سب برابر ہیں، حقوق اور فرائض سب کے

مساویانہ ہیں، خاندانی یا نسلی وجاہت معتبر نہیں برتری اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ یہ تعلیم تاریخ انسانی میں سب سے پہلے حضرت محمد ﷺ نے ہی دی اور اس پر عمل بھی کر کے دکھایا تھا۔ مصنوعی مساوات اور غریب طبقات کے مدعی تو صدیوں بعد پیدا ہوئے ہیں۔

اس موضوع کی تفصیل میں جانا ہمارا اس وقت مقصد نہیں۔ کہنے کی بات صرف یہ ہے کہ حضرت افصح العرب ﷺ نے بندگان خدا کے مساویانہ حقوق و فرائض کو کنگھی کے دندانوں سے جو خوبصورت تشبیہ دی ہے۔ اس پر امام عرب ابو عثمان الجاحظ جھوم اٹھا تھا اس نے بعض عرب شعراء کے اشعار نقل کئے ہیں جن میں انسانی مساوات کو مختلف چیزوں سے تشبیہ دی گئی ہے مگر یہ پست ہمت اور کوتاہ نظر افصح العرب ﷺ کی شاندار تشبیہ کو نہیں پہنچ پائے۔ ایک شاعر کہتا ہے۔

سواء کاسنان الحمار فلا تری
لذی شیبة منهم علی ناشی فضلاً

یعنی اس قبیلے کے لوگ سب برابر ہیں، جیسے گدھے کے دانت ایک جیسے ہوتے ہیں، ان میں سے کسی بوڑھے کو کسی نوجوان پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔"

## ادعیہ ماثورہ اور ان کی فصاحت و بلاغت:۔

حکیمانہ احکام اور بلیغانہ ارشادات کے ساتھ ساتھ حضور اکرم ﷺ کی دعائیں بھی فصاحت و بلاغت کی دنیا میں بلند مقام رکھتی ہیں۔

ادعیہ ماثورہ سے منتخب دعائیں۔

۱)— "اللهم انفعني بما علمتني و علمني ما ينفعني وزدني علماً الحمد لله على كل حال و اعوذ بالله من حال اهل النار" (ترمذی / نسائی والحاکم)

"یا اللہ مجھے میرے علم سے نفع دے اور وہ علم عطا فرما جو مجھے نفع دے اور میرے

علم میں اضافہ فرما، اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں شکر ہے اور میں جہنمیوں کے حال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

۲)— "رب تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب دعوتی ثبت حجتی وسدد لسانی واهد قلبی واسل سخیمة صدری" (ابن ماجہ، ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

"اے میرے رب میری مدد فرما میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، میرے لئے تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما۔ اور مجھے ہدایت پر قائم فرما اور جو مجھ پر زیادتی کرے اس پر مجھے نصرت عطا فرما۔ میرے رب مجھے اپنا شکر گزار ذکر کرنے والا بنا۔"

۳)— اللهم انی اسالك الهدی والتقیٰ والعفاف والغنی" (مسلم باب الذکر، ترمذی، ابن ماجہ)

"اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاک دامنی اور بے نیازی کا طالب ہوں۔"

۴)— "اللهم انی اعوذبك من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق" (ابو داؤد)

"یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں پھوٹ سے اور نفاق سے اور بداخلاقی سے۔"

یہ دعائیں ان بے شمار دعاؤں میں سے ہیں جو فصاحت و بلاغت کی بلندیوں پر ہیں اور جو اپنی جامعیت و ایجاز کے اعتبار سے گویا حد اعجاز تک پہنچی ہیں۔

یہ چند "جوامع الکلم" ہیں جو بطور نمونہ ہدیہ قارئین ہیں۔ یہی وہ پاکیزہ تعلیمات ہیں جن کی بدولت ایک وحشی، سنگ پرست قوم ذلت و ادبار کی پستی سے اٹھ کر عزت و عظمت کی چوٹیوں پر آ کھڑی ہوئی۔ کاش کہ ہم جو نبی امی ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ ان انمول موتیوں کو اپنی جھولیوں میں سمیٹ سکیں تاکہ دین و دنیا کی سربلندیاں ہمارا مقدر بن جائیں۔ (آمین)